ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی حجرھا (متفق علیہ)

اور ہمیشہ ارادہ رکھے کہ " اقتلوا یوسف او اطرحوہ ارضا یخل لکم وجہ ابیکم اور یہ کہ لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک " تاکہ اپنی من مانی اور عیش و عشرت کر سکیں : لیکن ان برادرانِ یوسف کو معلوم ہونا چاہیے کہ محض فقہ و منطق ہی راہ نجات و تقرب نہیں بلکہ :

" قال ائتونی باخ لکم من ابیکم..... فان لم تاتونی بہ فلا کیل لکم عندی ولا تقربون " (یوسف ۶۰)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ کی حدیث اور ان کا قانون ہی چلے گا تو تب جا کر دربار عالیہ میں رسائی و شنوائی ہوگی۔ ابیکم کے بعد عدل و انصاف کا تذکرہ بھی اس مسئلہ کے استحکام کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کو رد کر کے کوئی اور بات کہی گئی تو پھر یہ کہنا ہوگا

" یا ایھا العزیز مسنا و اھلنا الضُّرُّ وجئنا ببضاعۃٍ مزجٰۃٍ فاوف لنا الکیل و تصدق علینا ان اللہ یجزی المتصدقین "

لیکن جواب ہوگا ـــــ ھل علمتم ما فعلتم بیوسف و اخیہ اذ انتم جاھلون " (یوسف ۸۹)

ـــــ یا پھر ان اخوانِ قابیل کو باور کر لینا چاہیے کہ اگر ان کی قربانی قبول نہیں ہوتی تو اس میں ہابیل کا کیا قصور کیونکہ قربانی تو ان کی معیار قبولیت و شرف پر نہیں اتری کہ ـــــ انما یتقبل اللہ من المتقین ـــــ اور تقویٰ نام ہے قرآن و حدیث کا۔

بہر حال ان اشاروں سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ حنفی برادری اس بات پر غور کرے کہ ہمیں کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور عوام کو براہ راست اس نور ہدایت سے استفادہ کی اجازت بخش دینی چاہیے اور فقہی موشگافیوں اور لن ترانیوں سے معاشرے کی جان چھڑا دینی چاہیئے۔ کیونکہ اب یہ فرسودہ باتیں رفتار زندگی کا ساتھ دیتی نظر نہیں آتیں۔ اور معاشرے کی تطہیر و اصلاح کیلئے ایسے چور دروازے بند کر دینے چاہیں۔ جن سے جرائم کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اور اخلاق سوز افعال قبیحہ، حرکات شنیعہ کو نہ صرف یہ کہ فروغ ملتا ہے بلکہ تحفظ بھی حاصل ہوتا ہے ـــــ ہم تفصیل میں نہیں جانا چاہتے ورنہ فقہ حنفی جس "کوک شاستر" کا نام ہے وہ کسی پر مخفی نہیں ـــــ اور آج وطن عزیز اور معاشرے میں جو جرائم دیکھے اور پائے جاتے ہیں۔ ان میں یقیناً کم از کم ۷۵ فی صد اسی انداز تفقہ کو دخل ہے۔ جیسا کہ ابھی آپ نے ایک اختلافی نوٹ سے اندازہ لگایا ہوگا۔

لہٰذا ہم آخر میں اس برادری سے مؤدبانہ التماس کریں گے کہ شریعت وطریقت کے پردہ میں دام تزویر کی جو بساط بچھائی گئی ہے اب اسے لپیٹ لینا ہی ہم سب کے حق میں دنیا و آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے ورنہ ——

ع　چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

—— "وما علینا الا البلاغ المبین"

ترجمان کی ایجنسیاں

- ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز، ریلوے روڈ سیالکوٹ۔
- قریشی بک ڈپو شکر گڑھ ۔ ضلع سیالکوٹ۔
- محمد سعید صاحب ایجنسی کھجور مارکہ صابن، بازار ناندلیا نوالہ ضلع فیصل آباد
- حاجی ملک محمد ابراہیم صاحب دکاندار مین بازار ٹیکسلا، تحصیل وضلع راولپنڈی۔
- مولانا محمد عبداللہ صاحب، خطیب جامع اہلحدیث، صدر، راولپنڈی۔
- حکیم محمد یوسف صاحب زبیدی جامع مسجد اہلحدیث۔ شاہ فیصل شہید روڈ لعل چند باغ میرپور خاص (سندھ)
- منشا بکسٹال بالمقابل ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ ٹاؤن۔
- خواجہ نیوز ایجنسی لودھراں، ضلع ملتان۔
- "مکتبہ وہابیہ" ہاشمی کالونی۔ گوجرانوالہ
- مرکز ادب حسین آگاہی، ملتان شہر۔
- محمد ابراہیم صاحب نیوز ایجنٹ، عباس سائیکل ورکس، بلاک نمبر ۱۹ سرگودھا۔
- مولانا محمد اسماعیل صاحب خادم مسجد امین پور بازار، فیصل آباد
- میاں عبدالرحمان حماد صاحب خطیب جامع مسجد اہل حدیث، قبولہ ضلع ساہیوال۔
- محمود برادرز کریانہ مرچنٹس، چمن بازار، ہارون آباد، ضلع بہاولنگر۔

عبدالرشید عراقی

قسط نمبر ۲

امام نووی اور ان کی تصنیفات

۲۶۔ کتاب الاذکار :۔ اس کتاب کا پورا نام کتاب الاذکار المنتخب من کلام سید ابرار ہے۔ اس کتاب کا شمار امام نوویؒ کی مشہور کتابوں میں ہوتا ہے۔ یہ کتاب ایک جلد میں ہے اور تقریباً ۳۰۰ ابواب پر مشتمل ہے۔

اس کتاب میں حدیث کی کتابوں سے شب وروز کے اشغال واذکار اور دعائیں نقل کی گئی ہیں۔ ابتداء میں چند اہم اور ضروری فصلیں ہیں۔ ان میں اخلاص عمل اور حسنِ نیت کی اہمیت کا تذکرہ اور بطور تمہید اذکار کے عام اور مطلق فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ پھر اصل کتاب اور خاتمہ پر استغفار کا بیان ہے۔ سب سے آخر میں تیس اہم احادیث درج کی گئی ہیں۔

اس کتاب میں امام صاحب نے اذکار وادعیہ سے متعلق صرف احادیث پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ ان سے متعلق قرآنی آیات اور اقوالِ فقہاء بھی نقل کئے ہیں۔ اس موضوع پر اور علمائے کرام نے بھی کتابیں لکھی ہیں۔ مگر ان میں تکرار اور طوالت ہے۔ جو ایک قاری کیلئے استفادہ کے حصول میں مزاحم ہوتا ہے۔ امام نووی نے تکرار اور طوالت سے بچ کر عمدہ اور آسان پیرایہ میں اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

جیسا کہ کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں :

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

فاذکرونی اذکرکم (بقرہ)

سو مجھ کو یاد کرو، میں تم کو یاد کروں گا۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہے :

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (ذاریات)

اور میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ بندہ کی سب سے عمدہ اور بہتر حالت وہی ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔ اور اس کے اذکار و اعمال میں مشغول رہتا ہے۔ جو امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہیں۔ اس لئے میں نے یہ کتاب تالیف کی ہے۔ (کتاب الاذکار ص ۲)

اس کتاب میں امام صاحب نے علم حدیث کے عمدہ مسائل، فقہی مباحث اور اہم اصول و آداب پر بہترین انداز میں روشنی ڈالی ہے

کتاب الاذکار میں زیادہ تر احادیث بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی سے ماخوذ ہیں۔ ان کے علاوہ موطا امام مالک، مسند احمد بن حنبل، مسند ابی اعوانہ، سنن ابن ماجہ، سنن دارقطنی اور سنن بیہقی سے بھی حدیثیں لی گئی ہیں۔

بہرحال صحت، وثوق اور اعتبار وغیرہ کی حیثیت سے کتاب الاذکار ایک بلند پایہ اور عمدہ کتاب ہے[۱]۔

۲۷۔ تہذیب الاسماء واللغات:۔ یہ امام نووی کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ ان میں ان اسماء و اعلام کے الفاظ و لغات کی تشریح و توضیح کی گئی ہے۔

جو درج ذیل چھ کتابوں میں مذکور ہیں

مختصر مزنی[۱]، مہذب[۲]، تنبیہ[۳]، وسیط[۴]، وجیز[۵] اور روضہ[۶]

امام نووی نے اپنی کتاب میں مزید افادہ کے خیال سے ایسے الفاظ کا بھی ذکر کیا ہے جو ان کتابوں میں موجود نہیں ہیں۔ یہ کتاب دو اقسام پر مشتمل ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ یعنی اسماء[۱] و لغات[۲] و اماکن۔

---

[۱] اس کتاب کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں۔

۱۔ "الفتوحات الربانیہ علی الاذکار النوویہ"۔ شیخ محمد بن علی بن محمد بن علان مکی شافعی (م ۱۰۵۷ھ)

۲۔ "اذکار الاذکار"۔ امام جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) امام سیوطی نے اس کتاب کی تلخیص بھی کی ہے اور اس کے بعد اس تلخیص کی شرح بھی لکھی۔

۳۔ "تحفۃ الابرار بنکت الاذکار" امام جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)

۴۔ "مختصر الاذکار" شیخ شہاب الدین احمد بن حسین رملی (م ۸۴۴ھ)

۵۔ "اسنخاف الاخبار فی نکت الاذکار" یہ تعلیق شمس الدین محمد بن طوان دمشقی کی ہے (عراقی)

پہلی قسم کی حیثیت ابتدائی اسلامی عہد کے مشاہیر و اصحاب کمال کے سیر و تراجم پر ہے اور دوسری قسم کی نوعیت لغوی قاموس کی ہے۔

دونوں قسموں کو حروف معجم پر مرتب کیا گیا ہے۔ مگر قسم اوّل میں تبرک کے خیال سے "محمد" کے لوگوں کا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ اس قسم میں ذکور و اناث کا علیحدہ علیحدہ تذکرہ ہے۔ اسی طرح جو لوگ کنیتوں اور انساب و قبائل کی نسبتوں سے مشہور ہیں۔ ان کے ناموں کا بھی الگ ذکر کیا گیا ہے۔

تہذیب الاسماء واللغات بڑی تحقیق سے لکھی گئی ہے اور اس میں مندرج تمام چیزیں معتبر اور مستند کتابوں سے ماخوذ ہیں۔

اس کتاب کی ترتیب و تالیف میں تاریخ، طبقات، رجال، تراجم، انساب، مغازی، سیر، تفسیر، حدیث، اصول و شروح حدیث، فقہ، کلام، لغت و ادب اور صرف و اشتقاق وغیرہ گوناگوں فنون کی کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔ اور ان میں سے اکثر کتب کا مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔

بہر حال یہ کتاب عظیم فوائد و مطالب اور گوناگوں مسائل و مباحث کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب صرف رجال و طبقات اور لغت کی کتاب نہیں ہے بلکہ اس میں تفسیر و حدیث کے علوم بھی شامل ہو گئے ہیں۔ یہ کتاب مطبع منیریہ مصر سے طبع ہو چکی ہے[1]۔

۲۸۔ الروضہ:۔ یہ کتاب فقہیہ، فروع اور جزئیات پر مشتمل ہے

اس کتاب کا دوسرا نام "روضۃ الطالبین وعمدۃ المتقین" بھی ہے۔ یہ کتاب رافعی کی "وجیز" کی شرح و تلخیص ہے۔ یہ کتاب بڑی اہم اور شوافع میں بہت مقبول ہے[2]

[1] اس کتاب کی طرف علمائے کرام نے توجہ کی بعض نے اس کی شرح لکھی اور بعض نے اس کی تلخیص کی اور بعض نے اس کو نئے انداز سے مرتب کیا۔ جن لوگوں نے اس کتاب پر کام کیا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے

۱۔ شیخ کمال الدین محمد بن محمود حنفی (م ۷۸۶ھ)

۲۔ شیخ محی الدین عبدالقادر بن محمد قرشی حنفی (م ۷۷۵ھ) نے اس کو نئے ڈھنگ سے مرتب کیا۔

۳۔ شیخ عبدالرحمان بن محمد بسطامی نے "الفوائد السنیہ" کے نام سے تلخیص کی ہے۔

۴۔ شیخ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ) نے اس تلخیص کا خلاصہ لکھا۔ (تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۴۳۴-۴۳۵)

[2] امام نووی کی اس کتاب پر بھی علمائے کرام نے بڑی توجہ کی ہے۔ صاحب کشف الفنون نے لکھا ہے کہ اس کی دو درجن سے زیادہ شروح، تلخیصات، تعلیقات اور حواشی لکھے گئے ہیں۔

(تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۴۳۵) (عراقی)

۳۹۔ منھاج الطالبین وعمدۃ المفتین۔ یہ کتاب امام ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد رافعی قزوینی (م ۶۲۳ھ) کی تصنیف ہے اور فروع شافعہ میں نہایت مشہور و مقبول اور بڑی معتبر و مستند کتاب خیال کی جاتی ہے۔[1]

امام نووی نے اس کا مختصر لکھا ہے۔ امام صاحب نے اس کے متعلق لکھا ہے۔

"ہمارے ہم مسلک علماء نے متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ لیکن محرر کا متن گوناں گوں فوائد کا حامل اور تحقیق مذہب کے بارے میں نہایت معتبر و مستند ہے مگر اس کا حجم اس قدر زیادہ ہے کہ موجودہ زمانے کے تن آسان اور سہولت پسند لوگوں کے لئے اس سے استفادہ آسان نہیں تھا۔ اس لئے میں نے اس کا خلاصہ لکھا ہے۔ جو اصل کتاب کے بقدر ہے۔ میں نے اس میں بعض مفید اور عمدہ مسائل و مباحث کا اضافہ بھی کیا ہے۔

(تذکرۃ المحدثین ج ۲۔ ص ۲۳۵)

منھاج الطالبین بڑی اہم کتاب ہے اور شوافع میں بہت مشہور و متداول ہے۔

۴۰۔ شرح صحیح مسلم اس کا پورا نام المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن حجاج ہے۔ مگر یہ شرح صحیح مسلم کے نام سے مشہور ہے۔ امام نووی کی سب سے اہم اور شہرہ آفاق تصنیف ہے۔ صحیح مسلم کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں۔ مگر جو مقبولیت اور شہرت اس شرح کو حاصل ہوئی ہے۔ وہ کسی دوسری شرح کو حاصل نہیں ہو سکی۔ امام نووی کی شرح نہ تو مطول و مفصل ہے اور نہ بہت مختصر و مجمل بلکہ متوسط ہے۔

مولانا عبدالسلام مبارک پوری (م ۱۳۴۲ھ) نے سیرۃ البخاری میں امام نووی کا ایک قول نقل کیا ہے۔

"کہ اگر لوگوں کی ہمتیں پست نہ ہوتیں۔ تو میں اس شرح کو ایک سو جلدوں میں مکمل کرتا۔ لیکن تین جلدوں میں ختم کر دیا ہے (سیرۃ البخاری ص ۱۴۵)

شرح کے شروع میں ایک مقدمہ بھی ہے۔ اس میں صحیحین خصوصاً صحیح مسلم کی اہمیت اور خصوصیت، امام مسلم کی حدیث میں عظمت و برتری، غیر معمولی احتیاط و کاوش اور دقتِ نظر وغیرہ کے علاوہ اصول روایت اور فن حدیث کے مباحث و مصطلحات تحریر کئے گئے ہیں۔ اور یہ

---

[1] اس کتاب کی افادیت مسلم ہے اور علمائے کرام نے اس کی جانب بڑا اعتناء رکھا۔ صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں کہ اس کتاب کی پچاس سے زیادہ شرحیں اور حواشی لکھے گئے ہیں (تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۲۳۶) عراقی)

مقدمہ طالبین حدیث کے لئے بہت مفید ہے۔

اس شرح کی بعض اہم خصوصیات یہ ہیں۔

(۱) - یہ متوسط اور جامع شرح ہے۔ اس لئے حشو و زوائد اور تکرار و اطناب سے خالی اور فنی نکات و متنوع مطالب وحقائق اور مختلف احکام وآداب، نیز حدیث سے مستنبط ہونے والے مفید مسائل و مباحث پر مشتمل ہے۔

(۲) یہ تحریر و تصنیف کی خوبی و دلکشی سے بھی معمور ہے۔ عبارت میں سلامت وروانی اور پیرایہ بیان میں دلآویزی ہے۔

(۳) جو حدیثیں بظاہر مختلف ومتضاد نظر آتی ہیں۔ ان میں جمع وتطبیق کی صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور ہر سند ومتن پر ایک کے فرق واختلاف کو دور کیا گیا ہے۔

(۴) حدیثوں کے مصالح وحکم اور ان سے مستنبط احکام کے اسرار وعلل بیان کئے گئے ہیں

(۵) اسناد ورجال کی دقیق بحثیں، ان کے لطائف اور رواۃ کے مختلف گوناگوں معلومات تحریر کئے گئے ہیں۔

(۶) ایک حدیث کی شرح اسی نوعیت کی دوسری حدیثوں سے کی گئی ہے اور کہیں کہیں قرآنی آیات سے مدد لی گئی ہے۔ اور اس کی نشاندہی کی گئی ہے کہ یہ حدیث فلاں قرآنی آیت کے موافق ہے اور اس کے ساتھ قرآنی آیات کی شرح وتفسیر بھی کی ہے۔ اور اس پر مزید اضافہ یہ کیا ہے کہ مفسرین کی آرا بھی تحریر کئے ہیں۔ الفاظ حدیث کی وضاحت کے لئے قرآنی آیات سے استدلال بھی کیا گیا ہے۔

(۷) مشکل الفاظ کے ضبط وتحقیق، دقیق فقرات اور جملوں کی وضاحت اور کلام کے اسالیب کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

(۸) متقدمین علماء کے اقوال نقل کرنے پر ہی اکتفاء نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان کا محققانہ جائزہ لے کر ان کی قوت وضعف اور صحت وسقم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اور جو اقوال قوی اور مرجح معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے وجوہ ترجیح بھی تحریر کئے گئے ہیں۔ امام نووی نے اس شرح میں بعض علماء پر نقد وجرح بھی کی ہے۔ جن کی کتابوں سے انھوں نے استفادہ کیا ہے جیسے حافظ ابن صلاح اور قاضی عیاض وغیرہ اور ان کے علاوہ فقہائے کرام اور دوسرے طبقہ فن کے علماء پر بھی نقد وتعقب کیا ہے اور خود امام مسلم جن کی کتاب کی وہ شرح لکھ رہے ہیں۔ ان کی گرفت سے نہیں بچ سکے ہیں۔

چنانچہ کہیں کہیں ان کے خیالات اور لغوی اور فنی مصطلحات کا بھی ذکر کیا ہے[ل]

(۹) حدیثوں کا مفہوم ایسے عمدہ اور دلنشین پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے کہ کوئی اشتباہ اور اشکال باقی نہیں۔ امام نووی کی بحث کا طریقہ اور شرح کا انداز یہ ہے کہ پہلے وہ زیر بحث الواب کی روایتوں کے مختلف وجوہ و طرق نقل کرکے ان کے اور متن کے فرق اور اختلاف کی تصریح ،

ل اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ امام مسلمؒ کی جلالت و عظمت کے قائل نہ تھے۔ بلکہ ان کو ان کی عالمیت کا پورا اعتراف تھا۔ اور انھوں نے امام مسلم کی مہارت و حذاقت فن، دقتِ نظر اور حدیث میں احتیاط کی جابجا تحسین کی ہے۔ جمہور امت کی طرح وہ بھی امام بخاری کی عظمت اور ان کی صحیح کی تمام کتب حدیث میں برتری، کے قائل ہیں۔ اس شرح میں انھوں نے جا بجا صحیح بخاری کے افضل و برتر ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کے نزدیک بعض مغاربہ کا یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ صحیح مسلم سب سے بہتر اور صحیح کتاب ہے۔ مگر اس کے باوجود وہ یہ کہتے ہیں کہ ؎

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

مجموعی حیثیت سے نہ سہی۔ لیکن بعض حیثیتوں سے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح حاصل ہے ایک جگہ لکھتے ہیں:

صحیح مسلم کی بعض منفرد اور امتیازی خصوصیات بھی ہیں۔ مثلاً سہل اور آسان ہونے کی وجہ سے استفادہ میں سہولت امام مسلم ہر حدیث کو اس کے مناسب موقع و محل اور موزوں جگہ پر بیان کرتے ہیں۔ اور اس کے تمام مختار طرق، متعدد سندیں اور مختلف الفاظ وغیرہ بھی نقل کرتے ہیں۔ اس لئے طالبین فن کے لئے اس کے تمام وجود پر نظر کرنا اور استفادہ سہل ہوگیا ہے۔ اس کے برخلاف امام بخاری مختلف وجود طرق کو جدا جدا ابواب میں بیان کرتے ہیں۔ اور اکثر حدیثیں ایسے ابواب میں لاتے ہیں۔ جن کی طرف ذہن منتقل بھی نہیں ہوتا۔ گو اس سے ان کے پیش نظر ایک خاص غرض و حکمت ہوتی ہے۔ مگر طلباء حدیث کے لئے اس کے جملہ طرق کو جمع کرنا دشوار ہوتا ہے۔ اسی بناء پر متاخرین محدثین کی ایک جماعت کو غلط فہمی ہوئی۔ اور انہوں نے صحیح بخاری کی بعض حدیثوں کے بارہ میں یہ فیصلہ کر دیا۔ کہ وہ اس میں نہیں ہیں۔ حالانکہ وہ موجود ہوتی ہیں۔

(مقدمہ نووی بر شرح صحیح مسلم ص ۱۴—۱۵)

رجال و روایت پر گفتگو، مشکل اسماء و لغات کی ضبط و تحقیق راویوں کے مختصر حالات اور فن حدیث میں ان کا درجہ و مرتبہ واضح کرتے ہیں۔ اس کے بعد متن کے مشکلات سے تعرض کر کے ان کا ٹھیک ٹھیک مفہوم بیان کرتے ہیں۔ اور حدیث کے اہم نکات اور اس سے مستنبط ہونے والے احکام و آداب وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں۔ جن امور و مسائل میں اہل فن اور آئمہ فقہ و حدیث کا نقطۂ نظر مختلف ہوتا ہے۔ ان کے متعلق اختلافات ذکر کر کے دلائل و شواہد سے مختار و مرجح قول و مسلک کی نشاندہی کرتے ہیں۔

(۱۰) فن حدیث کے علاوہ اس میں اصول و شروح حدیث، فقہ و احکام تفسیر تاریخ، کلام و عقائد، سیر و تراجم، رجال و انساب، لغت و ادب صرف و نحو، اعراب امالی اور قرأت و تجوید، کے مسائل و مباحث بیان کئے گئے ہیں۔ اور ان میں ہر ہر فن کی بعض کتابوں کے حوالے دیے گئے ہیں۔

ایک اعتراض

امام نووی شافعی المسلک تھے۔ اور اس میں ایک حد تک ان میں غلو بھی تھا۔ اور آپ نے اس شرح میں مذہب شافعی کو زیادہ اہتمام سے نقل کیا ہے۔ اور اس کو قوی اور مرجح قرار دیا ہے۔ مگر نووی کے حامیوں نے اس کو غلط اور بے بنیاد قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا السید نواب صدیق حسن خاں قنوجی رئیس بھوپال (م ۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں۔

> ومنزہ بود از تعصب شافعیت و متصف انصاف نقل مے کرد۔ در کتب خود از اقوال ابو حنیفہ (اتحاف النبلاء) شافعی مذہب کی عصبیت سے پاک اور انصاف پسند تھے۔ اور اپنی کتابوں میں امام ابو حنیفہ رح کے اقوال و مسالک بھی بیان کرتے ہیں۔

یہ کتاب برصغیر میں متعدد بار چھپ چکی ہے۔ اور جہاں تک میری معلومات ہیں۔ برصغیر میں کوئی بھی صحیح مسلم کا نسخہ نووی کی شرح کے بغیر نہیں چھپا۔ سوائے علامہ شبیر احمد عثمانی رح کی فتح الملہم کے

ریاض الصالحین

یہ امام نووی کی سب سے زیادہ مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب میں ترغیب و ترہیب اور زہد و ریاضت نفس سے متعلق صحیح احادیث کا بہترین مجموعہ ہے۔ یہ کتاب امام نووی کی ان کتابوں میں سے ایک ہے۔